بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لے کے ناں میں سوہنڑے رب دا کراں کلام بیان
مہر محبت کرنے والا اُچا اُسدا ناں

چراغِ سُخن

چـــــراغِ سُـــخـــن

(ہندکو زبان کے چند حرفی گو شعراء کے منتخب کلام کا منظوم اُردو ترجمہ)

مترجم

علی اویس خیاؔل

گندھارا ہندکو اکیڈمی پشاور

جملہ حقوق بحق گندھارا ہندکو اکیڈمی محفوظ ہیں

نام کتاب	چراغِ سخن
مترجم	علی اویس خیالؔ
موضوع	شاعری/ترجمہ/تحقیق
کمپوزنگ	علی اویس خیالؔ
پروف ریڈنگ/تصیح	سید سعید گیلانی
سرورق	ثاقب حسین
اہتمامِ اشاعت	محمد ضیاء الدین، چیف ایگزیکٹو کمیٹی، جی ایچ اے
سال اشاعت	ستمبر 2017ء
قیمت	-/300روپے
جی ایچ اے اشاعت حوالہ	F.207/17
مطبع	گندھارا ہندکو اکیڈمی پشاور
پرنٹر	جی ایچ اے لیزر پرنٹنگ، پشاور
ISBN No.	978-969-687-238-2
ملڑیں دا پتہ	گندھارا ہندکو اکیڈمی، 2 چنار روڈ، آبدرہ، یونیورسٹی ٹاؤن پشاور

گندھارا ہندکو اکیڈمی پشاور

2۔ چنار روڈ، آبدرہ، یونیورسٹی ٹاؤن، پشاور

091-9216223,9216224

www.gandharahindko.com

انتساب

سید سعید گیلانی کے نام

فہرست

نمبر شمار	عنوان	تحریر	صفحہ
۱۔	قلمی اثاثے دی کھوج	(محمد ضیاءالدین)	10
۲۔	چراغ سخن وخیالؔ	(ڈاکٹر ظفر اقبال)	11
۳۔	چراغ سخن	(ش۔شوکت)	12
۴۔	ہندکو کی خوشبو	(سعید پارسؔ)	15
۵۔	عرض خیالؔ	(علی اویس خیالؔ)	17
	رضا ہمدانی		
۶۔	الف۔آئینہ رخسار محبوب دے نال		21
۷۔	ر۔روح میری، د۔دِل میرا		22
۸	الف۔اُس محبوب بے وفا واسے		23
۹	ج۔جوانی دا موسم اِنج گزر گیا		24
	اُستاد غلام رسول گھائل		
۱۰	کر مولا تو مشکل آسان میری		26
۱۱	سمجھے تو نسب احمدی ﷺ نوں		27
۱۲	کشتی اسلام دی پار کرنے		28
۱۳	صبح شام تلاوت قرآن دی کر		29
۱۴	اول آخر ظاہر باطن تو ویں!		30

۱۵	زندگی تو گزارا ایسی!	31
۱٦	عشق ایسا دامن گیر ہویا	32

آغہ محمد جوش

۱۷	ح۔حمد دے لائق اے ذات تیری	34
۱۸	تیرے نعلین دی گرد لبکے	35
۱۹	ا۔اقبال جیا دل عطا کر دے	36
۲۰	الف۔آپڑے چھوڑے پرائے چھوڑے	37
۲۱	الف۔ایسی پلا ئیا شراب ساقی	38
۲۲	ایہہ زمین ساری پاکستان دی اے	39
۲۳	ب۔برق ہے قدماں وچکار تیرے	40
۲۴	بندیاں نال زینت زمین دی اے	41
۲۵	بول نہ بول نئیں زور میرا	42
۲٦	پنج وخت موذن اعلان کردا	43
۲۷	پُھل گئے غیر خیال سارے	44
۲۸	تیری یاد وچ جو جو شعر لکھے	45
۲۹	تیرے ای در دی دہلیز اُتے	46
۳۰	تیرے دو نیناں دیاں برچھیاں نے	47
۳۱	تیرے شیش محل دے کول آ کے	48
۳۲	حقیقت وچ اوہ انسان نئیں گا	49
۳۳	خ۔خالق ہر دو جہان والے	50

۳۴	خ۔خانہ دل میرا پھونک تانہ	51
۳۵	دساں حالات کیہہ عشق دے میں	52
۳۶	دال۔دولت دا نشہ عجیب نشہ	53
۳۷	دال۔دیکھ کے مصحفِ رُخ تیرا	54
۳۸	ذ۔ذرّے نوں چاہے خورشید کر دے	55
۳۹	س۔ساقی حسن شراب دے دے	56
۴۰	شکوے شکایت نوں چھوڑ دے تُو	57
۴۱	شمع روئی اس قدر کہ بزم اندر	58
۴۲	ص۔صبح تے شام پلا ساقی	59
۴۳	ع۔عاشق ختمِ رسل ہو کے	60
۴۴	عشق پیر بی اے تے اُستاذ بی اے	61
۴۵	کوئی قدم نی چکیا بغیر تیرے	62
۴۶	م۔مالک ہر دو جہان مینوں	63
۴۷	منوں گر پہلے سی خبر ہوندی	64
۴۸	م۔مہر کر تُو یا جفا کر تو	65
۴۹	م۔میری شراب دے راز نہ پُچھ	66
۵۰	م۔مینا تے جام دی سرخ پری	67
۵۱	میرے دل دی قیمت نگاہ تیری	68
۵۲	کاتب ازل نے عیش والے	69

اُستاد عبدالرشید تاج

۵۳	ک۔کِس طراں تنوں میں دُور سمجھاں	71
۵۴	الف۔ایسا میں سِر تے شفیع رکھناں	72
۵۵	الف۔ایسا محبوب دلکش میرا	73
۵۶	ب۔بہتر پسینہ محبوب دا اے	74
۵۷	د۔دونوں جہاناں وچ عاصیاں دا	75
۵۸	ب۔باغِ فردوسِ بریں والے	76
۵۹	خ۔خونِ شہداء دا شور سُنڑ کے	77
۶۰	الف۔ادب نال جنوں سلام کرناں	78
۶۱	پاکستان دے بانی مُبانیاں وِچ	79
۶۲	د۔دونوں جہاناں وِچکار عاشق	80
۶۳	دیکھا زمانے وچ غور کر کے	81
۶۴	ر۔روندے کرلاندے عزیز میرے	82
۶۵	ز۔زُلف تیری پیچ وتاب والی	83
۶۶	س۔سونڑے دے دردا گدا جیڑا	84
۶۷	لکھاں دِل دلبر بیتاب ہو گئے	85
۶۸	م۔مطرب دے ساز دا شور سنڑ کے	86

خواجہ محمد یعقوب اختؔر

۶۹	ظلمت چھٹ گئی ظلم کافور ہویا	88
۷۰	والی اے ہر دو جہاں تو ویں	89
۷۱	تیرے چشماں دے کنول کٹوریاں وِچ	90

۷۲	تل ویکھ کے تیرے رُخسار اُتّے	91
۳۷	چاہنے عزت تا آفیر چھوٹھا ای بول	92
۷۴	کدرے محفل اے عیش نشاط والی	93
۷۵	شہر چھوڑ ایاں تری دید واسے	94
۷۶	خوابِ غفلت سی اُٹھ بیدار ہو جا	95
۷۷	اسراں ادب دے بڑے استاذ گذرے	96
۷۸	کونڑ کرے افسوس ڈبدے تارے تے	91

سید سعید گیلانی

۷۹	ٹ۔ٹووے پیندین اُزیاں گلاں دے وِچ	99
۸۰	گ۔گل گوری چُم دی اے زُلف کالی	100
۸۱	ع۔عاشقاں دی جان اے اُزے وِچ	101
۸۲	د۔دس ربّا ہتھ تنوں کیہہ ملیے	102
۸۳	ج۔جیہڑا دیکھے اُنوں تکدا رہوے	103
۸۴	ع۔عشق کرنا تے فِیر ڈرنا	104
۸۵	ع۔عشق اور روگ اوّلا وے	105
۸۶	ک۔کھنگرو بندڑیں پئہ جاندین	106
۸۷	س۔سُرخرو ہووے جہان اندر	107
۸۸	ق۔قتل کردین نال اکھیاں دے	108
۸۹	ح۔حرفی دا بی ہِک وکھرا نشہ	109

....

قلمی اثاثے دی کھوج

ہندکو زبان دے لکھاری ہندکو لکھت اِچ اس طرح رواں ائے کہ اِتھو دے غیر تعلیم یافتہ افراد بی خوبصورت طریقے نال شاعری کردے ائے تے اُنہاں نے شاعری دے لوازمات دے نال نال موضوع دے اعتبار نال بی متنوع موضوعات تے شاعری کیتی برے کئی شاعراں دا کلام اگلی نسلاں تکل منتقل نہ ہوسکا۔ غیر تعلیم یافتہ لوکاں نُوں تے چھوڑ وجیہڑے ساڈے لوک تعلیم دے زیور سی آراستہ ائے اُنہاں دا کلام بی ضائع ہونڑے سی نہ بچ سکا۔ ہندکو تے مخطوطات نُوں محفوظ کرنے وسے سرکاری ادارے ناپیدائے جس دی وجہ کرکے شاعری تے نثر دے نگینے مٹی اِچ رُل کے گم ہوگئین برے ایہہ ساڈی خوش قسمتی اے کہ کجھ حرفی گو شعراء دا کلام بچ گیے تے گندھارا ہندکو اکیڈمی دے ریسرچ ایسوسی ایٹ علی اویس خیال نے حرفی گو شعراء دا کلام نا صرف اکٹھا کیتا بلکہ از امنظوم اُردو ترجمہ بی کرلتا۔ ایہہ کلام اکیڈمی دے دفتر اِچ کمپوز ہوگیے تے کتابی صورت اِچ چراغِ سخن دے ناں نال تواڈے ہتھاں اِچ موجود اے۔ اسی تلاش تے جستجو دا رستہ اُمید اے کہ دوسرے قیمتی مسودے بی ضائع ہونڑے سی بچ جاسن تے ایسی اِنہاں نُوں اگلی نسل تکل منتقل کرنے دے قابل ہوسک سیاں۔

محمد ضیاءالدین
جنرل سیکریٹری، گندھارا ہندکو بورڈ پاکستان
چیف ایگزیکٹو کمیٹی، گندھارا ہندکو اکیڈمی، پشاور

چراغ سخن و خیالؔ

ہندکو زبان کے چند حرفی گو شاعروں کے کلام کو اُردو زبان میں منظوم ترجمہ کی صورت میں تخلیق کرنا، علی اویس خیالؔ کا ایک گراں قدر کارنامہ ہے۔ اِس منظوم ترجمہ کی وجہ سے جہاں ہندکو زبان کی سمجھ و اِدراک میں اضافہ ہوگا وہیں یہ کاوش اُردو زبان کی ترقی کا باعث بھی ہے۔ ہندکو زبان سے اُردو میں اُستاد رضاؔ ہمدانی، اُستاد غلام رسول گھائلؔ، اُستاد آغا محمد جوشؔ، اُستاد عبدالرشید تاجؔ، خواجہ یعقوب اخترؔ اور سید سعیدؔ گیلانی کی حرفیوں کو بحر و عروض کی قیود کی پابندی کرتے ہوئے تخلیق کرنا ایک بہترین کاوش ہے اور علی اویس خیالؔ مبارکباد کا مستحق ہے۔

ہندکو کے مختلف شعراء کو اُردو اور دیگر زبانوں میں ترجمہ کرنا اِس زبان کے Dimensions کو وسعت دینے کا ذریعہ ہے۔ علی اویس خیالؔ کی یہ کاوش دوسرے نوجوان شعراء اور لکھاریوں کے لئے مشعل راہ ہے۔ میری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اِسے مزید ہمت دے اور زورِ قلم میں اضافہ کرے۔ (آمین)

ڈاکٹر ظفر اقبال
ڈائریکٹر، گندھارا ہندکو اکیڈمی، پشاور
۲۳ اگست ۲۰۱۷ء

چراغِ سُخن

اُستاد آغہ محمد جوشؔ، اُستاد غلام رسول گھائلؔ، اُستاد رضؔا ہمدانی، اُستاد عبدالرشید تاجؔ، خواجہ یعقوب اخترؔ اور سید سعیدؔ گیلانی کا شمار ہندکو زبان کے صف اول کے شعراء میں ہوتا ہے اور مذکورہ شخصیات ہندکو شعر وسُخن کے اُفق پر درخشندہ ستاروں کی مانند ہیں اور اِن کی روشنی ہندکو زبان اور اُس کے ادب کے چہرے کے آگے مہرِ تاباں بن کر اُس کے مان میں اضافہ کر رہی ہے۔ اِن شخصیات کو ہم ہندکو شعر و ادب کے آسمان کے وہ چاند اور ستارے کہہ سکتے ہیں کہ جن کے آگے ہاتھ رکھ کے اُن کی روشنی کو چھپایا نہیں جا سکتا۔ اِن کی لکھی ہوئی حرفیاں ہندکو کی قسمت جگانے کا باعث ہیں۔ ایک زمانہ تھا جب ہندکو شاعری صرف وصرف ہندکو حرفی تک محدود تھی۔ ہندکو کے شاعر ہندکو حرفی کہنے پر فخر محسوس کرتے تھے اور وہ حرفی کے علاوہ کسی بھی دوسری صنف سخن میں طبع آزمائی کرنے کو کسرِ شان سمجھتے تھے۔ لیکن حرفی کہنے کے میدان میں ہر کوئی اُستاد احمد علی سائیںؔ اور اُستاد آغہ محمد جوشؔ جیسا جادوئی کلام پیش کرنے کی ہمت یا سکت کا حامل نہیں ہو سکتا تھا۔ اس لئے ہندکو ادب میں جدت پیدا کرنے کی غرض سے ایک ایسی تحریک نے جنم لیا جس کے زیر اثر ہندکو غزل، قطعہ اور ہندکو نظم کی دیگر اصناف پر بھی طبع آزمائی کی جانے لگی۔ بات اگر طبع آزمائی تک مفقود رہتی تو معاملہ آگے نہ بڑھتا لیکن ہمیں یہ دیکھ کے حیرت ہوتی ہے کہ جدت پسند شاعروں کا ایک گروہ ہندکو حرفی کی مخالفت کرنے لگا جس کے لئے وہ یہ جواز پیش کرنے لگا کہ ہندکو زبان کے ادب کو حرفی تک محدود کرنے والوں نے ہندکو شاعری کو جدید راہوں پر چلنے سے روک دِیا ہے۔ ہم اپنے اِس بیان کے ثبوت میں سال 1964ء کے دوران شائع ہو کے منظر عام پر آنے والی ہندکو شاعری کی کتاب ''نویاں راہواں'' کو پیش کر سکتے ہیں۔ جس میں تقدس مآب سید فارغ بخاری نے دوٹوک لفظوں میں بتلا دِیا کہ ''نویاں راہواں'' عصر حاضر کے ہندکو شاعروں کے کلام کے انتخاب پر مبنی ہے اور اِس میں ہندکو غزل، قطعہ، رباعی اور ہندکو میں لکھی جانے والی ہندکو حرفیوں کے

علاوہ دیگر اصناف سخن کو شامل کیا گیا ہے۔ بظاہر ہندکو حرفی کے خلاف سر اُٹھاتی یہ تحریک جس جوش اور جذبے کے ساتھ شروع ہوئی اس کے پس منظر میں ہندکو کے ادب میں جدت پیدا کرنا اور اُس کو اِرتقاء کی منزلوں تک پہنچانا تھا لیکن اِس حقیقت سی کوئی فرد دانش اِنکار نہیں کر سکتا کہ حرفی کہنے کا رواج گذرے ہوئے کل بھی جاری رہا، آج بھی جاری ہے اور اللہ کے حکم سے آنے والے کل کو بھی جاری رہیگا۔ اُس کی بڑی وجہ حرفی جیسی صنف شاعری کا دِل سے نکل کے دِل میں گھس جانے والا یہ انداز ہے جو کہ ہر کس ناکس کی بجائے اُس شاعر کو ودیعت ہوتا ہے جس کو حرفی کہنے کی خداداد صلاحیت ودیعت ہوتی ہے۔

حرفی کو حرفی اسی لئے کہا جاتا ہے کہ اِس کا پہلا مصرعہ شروع کے لفظ کے پہلے حرف سے شروع کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

م۔ مٹی دے بُت سنگار کر کے
میرے چھلے وللے دے کول نہ آ
ایہہ بے درد زمانہ بد نام کر سی
چوری چھپے ہکلے دے کول نہ آ
میری شب بیداری دے راز نہ پُچھ
صبح صادق مصلے دے کول نہ آ
عمر پہر دی زہد نوں اگ لا سیں
دیکھ جوشؔ دل جلے دے کول نہ آ

حرفی کو سی حرفی کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے اور سی حرفی حرفیوں کے اُس سیٹ کو کہا جاتا ہے جس میں حروف تہجی کے پہلے حرف ''الف'' سی لیکے ''ی'' تک کے حرفوں کی نمائندگی کی جاتی ہے۔

حرفی کی بحر اور وارث شاہ کی ہیر کی بحر ملتی جلتی ہے۔ چنانچہ جس وقت حرفی کو ہیر کی لے میں گنگنایا جائے تو حرفی پوری ہوتی ہوئی نظر آتی ہے۔ ایک حوالے کے مطابق اُردو شاعری کے کلاسیکی

ادب میں جھولنا اور آنکھ مچولی جیسی اصناف شاعری بھی حرفی کے وزن پر پوری اُترتی دکھائی دیتی ہیں۔

''**چراغ سُخن**'' میں پیش کی جانے والی حرفیاں ہندکو زبان کے اُن چند حرفی گوشعراء کے کلام پر مبنی ہیں جو آنے والی نسلوں اور ہندکو ادب کے طالب علموں کے لئے ایک عید کی سوغات کا درجہ رکھتی ہیں۔ ہم اِس حوالے سے اِس کتاب کو ترتیب دینے والے ''علی اویس خیالؔ'' کو مبارکباد کا مستحق سمجھتے ہیں کہ اِنہوں نے حرفی گو اساتذہ کے کلام کا انتخاب کر کے ہندکو ادب کے قارئین کی خدمت میں پیش کر کے یقیناً ایک گراں قدر کارنامہ اِنجام دِیا ہے۔ اللہ کرے ہندکو ادب میں اپنی محنتوں کی شیرینیاں گھولنے والا یہ نوجوان سدا سلامت رہے اور اِس قسم کے کارنامے انجام دیتا رہے۔ (آمین)

ش۔شوکت
شاعر، ادیب، محقق
صوبائی جنرل سیکرٹری
پاکستان رائٹرز گلڈ
۲۹ جولائی ۲۰۱۷

ھندکو کی خوشبو

ہندکو زبان ایک ایسی زبان ہے جس کے لہجے کی چاشنی کا مزہ صرف و صرف ہندکو بولنے والا ہی حاصل کر سکتا ہے۔ لیکن اب وہ وقت آ گیا ہے کہ اللہ پاک کے فضل و کرم سے اس زبان کا ابلاغ دُور دُور تک پہنچ گیا ہے۔ اس قدیم اور ضخیم زبان کو مزید بڑھانے کے لئے اس کا کلام اور ادب جو بھی دستیاب ہے وہ ترجمہ کر کے دیگر زبانوں میں چھپوانے کی اشد ضرورت ہمیشہ سے رہی ہے۔ ماضی میں اُستاد رضا ہمدانی اور اُستاد فارغ بخاری نے جس طرح پشتو زبان سے اُردو زبان میں تراجم کیے جو ایک سنگ میل کی صورت اختیار کر گئے۔ اِسی طرح اب ہندکو اساتذہ کے کلام کے ترجمے کا ذمہ علی اویس خیاؔل نے اُٹھایا اور یہ اُن کا ایک قابل ستائش قدم ہے۔

علی اویس خیاؔل! ایک ایسا نام ہے جو کہ انتہائی فعال ہے اور نہایت عرق ریزی، جانفشانی و عقیدت کے ساتھ پرانے اساتذہ کے کلاموں کو ہندکو زبان سے اُردو زبان میں تراجم کر کے ڈھال رہا ہے۔ اس امر کا فائدہ یہ ہوگا کہ ہندکو نہ سمجھنے والے قارئین بھی اِن جید اساتذہ کے فکر و رنگ کا مزہ لے سکیں گے اور ساتھ ہی اُن کی جہتوں اور مقام کو بھی سمجھیں گے۔ ہندکو زبان میں علی اویس خیاؔل سے پہلے بھی ترجمہ کا کام بہت سے لوگوں نے کیا جن میں ایک بہت بڑا نام ڈاکٹر ظہور احمد اعوان کا بھی ہے۔ یہ سب لوگ ستائش کے قابل ہیں۔ لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ کام جاری رہنا چاہیے۔ کیونکہ بقول شاعر:

''فکر ہر کس بقدر ہمت اوست''

کی مثال سے ہر لکھنے والے کی اپنی خوشبو ہے اور بڑے کہتے ہیں کہ:

''مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید''

خوشبو اپنا رنگ خود بتلاتی ہے یہ نہ کہ عطاء دِکھلائے